ہندوستان گیر شخصیت کے مالک تھے مثلاً ڈاکٹر انصاری۔ بعض علی گڑھ کی دنیا میں شہر یاری کرتے تھے جیسے سلیمان اشرف، بعض مصنف کے دل و دماغ پر چھائے ہوئے تھے جیسے ابوبکر شیث۔ لیکن لکھنے والے نے اپنے تاثرات کچھ ایسے سوز اور خلوص سے لکھے ہیں کہ پڑھنے والا دہی اثر قبول کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتا ہے جو مصنف کا مقصد ہے، اور کسی انشا پرداز کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ادبی حیثیت سے بھی یہ کتاب اتنا وقیع اور رفیع مقام رکھتی ہے کہ اس نے زندہ جاوید حیثیت اختیار کر لی ہے۔

ہندوستان میں یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ آئینۂ ادب، چوک مینار، انارکلی لاہور نے اپنے روایتی معیار، اور حسن کتابت و طباعت کے ساتھ شایع کیا ہے۔ ضخامت ۲۷۱ صفحے، قیمت چھ روپے۔

آندھی میں چراغ

علمی اور ادبی دنیا میں خواجہ غلام السیّدین کا نام محتاج تعارف نہیں ہے۔ وہ بڑے پائے کے ماہر تعلیمات اور بڑے پائے کے ادیب اور انشا پرداز ہیں۔

اس کتاب میں خواجہ صاحب کے وہ مضامین شامل ہیں جو انھوں نے مختلف شخصیتوں پر لکھے ہیں۔

اس میں خواجہ غلام الثقلین، گاندھی جی، جواہر لال، ابوالکلام آزاد، ذاکر حسین اور دوسرے نامور و گمنام افراد و اشخاص پر اپنے تاثرات خواجہ صاحب نے قلمبند کیے ہیں۔

کوئی شبہ نہیں یہ مضامین عالمانہ ہیں۔ دلچسپ اور معلومات افزا ہیں۔ جن افراد و اشخاص کا تذکرہ ہے وہ دلچسپ بھی ہے، سبق آموز بھی اور ولولہ آفرین بھی۔ جس کسی پر قلم اٹھایا ہے اس کے کمالات و فضائل کو بسط و تفصیل سے اس انداز میں بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا اکتاتا نہیں، بلکہ دلچسپی محسوس کرتا ہے اور ختم کیے بغیر چین نہیں پڑتا۔

لیکن ان مضامین میں ایک کمی بھی ہے۔

فاضل مصنف نے جن شخصیتوں پر اظہار خیال کیا ہے ان میں سے اکثر ان کے بہت گہرے دوست یا بہت قریبی عزیز ہیں۔ دوستوں اور عزیزوں پر لکھنے والا جب لکھتا ہے تو پڑھنے والا بجا طور پر اس سے یہ توقع کرتا ہے کہ اس میں کچھ ایسے ذاتی واقعات بھی آئیں گے جو دلچسپ بھی ہوں گے اور عام طور پر غیر معلوم بھی۔ اس کتاب میں جن اصحاب کا تذکرہ ہے ان پر "ریسرچ" تو بہت زیادہ ہے۔ لیکن ذاتی اور شخصی واقعات و تاثرات کی جھلک بہت کم ہے۔ اگر یہ چیزیں ایسے قریبی دوستوں اور عزیزوں سے بھی نہ معلوم ہوں تو پھر آدمی انھیں کہاں تلاش کرے گا؟

کتاب کے دوسرے حصے میں کچھ عالمانہ مقالات ہیں جو فاضل مصنف کے شایانِ شان ہیں۔ بہرحال اس کمی کے باوجود جس کا ہم نے اشارہ کیا مجموعی حیثیت سے کتاب قابلِ دید اور قابلِ استفادہ ہے۔ صفحات ۲۷۴، قیمت نو روپے، ناشر آئینۂ ادب، چوک مینار انارکلی لاہور۔

مسلمانوں کی مائیں

مولانا رازق الخیری، علامہ راشد الخیری کے فرزند ارجمند ہیں۔ انھوں نے یہ کتاب بڑی تحقیق و کاوش سے مرتب کی ہے۔ انداز بیان حد درجہ سلجھا ہوا۔ طرز تحریر میں علامہ راشد الخیری سے بالکل ملتے جلتے۔ بلکہ نامور باپ کے قدم بہ قدم۔ یہ کتاب اگرچہ خواتین کے استفادے کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اپنی افادیت اور اہمیت کے لحاظ سے ہر طبقہ کے لیے مفید ہے۔ خصوصاً نوجوان طبقے کو تو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ قیمت چھ روپے۔ ملنے کا پتہ عصمت بک ڈپو، کراچی۔

عکرمہ اور ابوجہل

ابوجہل وہ تھا جس نے داعیِ اسلام علیہ السلام کی دعوت کو ناکام بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس کے گستاخانہ اور سفاکانہ واقعات سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ حضرت عکرمہؓ اسی ابوجہل کے بیٹے اور جلیل القدر صحابی تھے۔ انھوں نے اسلام کے لیے جس ایثار، قربانی